مسجد نبوی کے امام الشیخ علی عبد الرحمٰن الحذیفی کا

یادگار اور جرات مندانہ خطاب جمعہ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام کائنات کا پالنے والا اور اس کائنات کا حقیقی بادشاہ ہے۔ اس نے اپنے اولیاء کے دلوں کو ہدایت اور یقین کی قوت سے روشن فرمایا اور ان کی فہم وفراست کو روشن وحی سے تقویت بخشی۔ جس کو چاہا اپنی رحمت سے ہدایت عطاء فرمائی اور جسے چاہا اپنی حکمت سے گمراہ کیا چنانچہ کافروں اور منافقوں کے قلوب نور حق کو قبول کرنے سے اندھے ہوگئے پس اللہ کی پوری حجت اس کی تمام مخلوق پر قائم ہوگئی۔

میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں اور اس کا ایسا شکر کرتا ہوں جو اس کی ذات اور اس کی عظیم بادشاہت کے لائق ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی قیامت کے دن کا مالک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سردار حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اولین وآخرین کے سردار ہیں جن کو قرآن کے ساتھ تمام مسلمانوں کے لیے رحمت اور خوشخبری بنا کر بھیجا گیا۔ اے اللہ! درود وسلام اور برکتیں بھیج اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر اور آپ کی آل واصحاب اور تابعین پر۔

اما بعد! مسلمانو! اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اللہ سے ڈرنے کا حق ہے اور اسلام کی مضبوط رسی کو تھامے رکھو اے اللہ کے بندو! بلاشبہ انسان پر اللہ کی سب سے بڑی نعمت سچا دین ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کے مردہ دلوں کو زندہ کرتا ہے اور اس کے ذریعہ گمراہی کے اندھوں کو ایمان کی بصیرت عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”ایسا شخص جو کہ پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ بنادیا اور ہم نے اس کو ایسا نور دے دیا جسے لیے ہوئے وہ لوگوں میں چلتا ہے کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جس کی حالت یہ ہو کہ وہ تاریکیوں میں ہے ان سے نکلنے ہی نہیں پاتا“ (سورۃ الانعام) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”جو شخص یہ یقین رکھتا ہو کہ جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہے، وہ سب حق ہے کیا ایسا شخص اس کی طرح ہوسکتا ہے جو کہ اندھا ہے؟ پس نصیحت تو سمجھ دار

لوگ ہی قبول کرتے ہیں" (سورۃ الرعد)

اللہ کا دین آسمان وزمین میں اور اولین و آخرین کے لیے صرف دین اسلام ہے شریعت کے احکام ہر نبی کے لیے مختلف رہے ہر نبی کو وہ ہی احکام دیئے گئے جو اس کی امت کے لیے ہونے چاہئے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور علم سے جس حکم کو مناسب سمجھا منسوخ کردیا اور جسے چاہا برقرار رکھا لیکن جب سید البشر ﷺ کو مبعوث فرمایا تو تمام شریعتوں کو منسوخ فرمادیا اور ہر انسان وجن کو آپ ﷺ کے اتباع کا مکلف بنا دیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "آپ فرما دیجئے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمینوں میں ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے پس اللہ پر ایمان لے آؤ اور اس کے رسول پر جو نبی امی ہیں جو کہ اللہ اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور تم ان کا اتباع کرو تا کہ تم راہ پر آجاؤ" (سورۃ الاعراف)

ارشاد نبوی ہے "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو بھی یہودی یا عیسائی میری (نبوت ورسالت کی) خبر سن لے اور مجھ پر ایمان نہ لائے وہ جہنم میں داخل ہوگا"

پس جو شخص بھی رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہیں لائے گا وہ جہنم میں رہے گا اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا کوئی اور دین قبول نہیں فرماتے اللہ تعالیٰ قرآن میں اعلان فرما چکے ہیں "بے شک دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے" (سورۃ آل عمران)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین طلب کرے گا تو اس سے وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا" (سورۃ آل عمران)

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کو ایسی شریعت کے ساتھ بھیجا جو سب سے افضل ہے اور ایسا دین دے کر مبعوث فرمایا جو سب سے مکمل ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے دین میں وہ تمام (بنیادی) اصول جمع فرمادیئے جو انبیاء سابقین علیہم السلام کو دیئے گئے تھے۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے "اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے واسطے وہی دین مقرر کیا جس کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور جس کو ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعہ بھیجا ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو حکم دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا مشرکین کو وہ بات بڑی گراں گزرتی ہے جس کی طرف آپ ان کو بلاتے

ہیں اللہ اپنی طرف جس کو چاہے کھینچ لیتا ہے اور جو شخص رجوع کرے اس کو اپنے تک رسائی دے دیتا ہے" (سورۃ شوریٰ)

مقتدایان یہود ونصاریٰ کو یقین ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا دین ہی سچا دین ہے لیکن مسلمانوں سے حسد، کبر، حب دنیا اور نفسانی اغراض اسلام اور ان کے درمیان حائل ہیں علاوہ ازیں یہود ونصاریٰ حضور ﷺ کی بعثت سے قبل ہی اپنی آسمانی کتاب میں تحریف کر چکے تھے اور انہوں نے اپنے دین کو بدل کر رکھ دیا تھا پس وہ کفر وگمراہی پر قائم ہیں۔

حق وباطل کے بارے مختصر تمہید کے بعد یہ تحریک ہم مسلمانوں کے لیے بڑی تکلیف دہ ہے جو مختلف ادیان کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے لیے چلائی جارہی ہے۔

اور ہمیں وہ دعوت بھی بری لگ رہی ہے جس کے منادی وہ "دانشور" ہیں جو اسلام کے بنیادی اور اساسی عقائد سے بھی واقفیت نہیں رکھتے۔

خصوصاً جبکہ آج کی جنگیں ادیان کی بنیاد پر لڑی جارہی ہیں اور تمام تر مفادات بھی دین پر مرکوز ہو چکے ہیں تو ایسی دعوت وتحریک اسلام اور مسلمانوں کے لیے اور بھی زیادہ خطرناک ہوگی۔

بے شک اسلام یہود ونصاریٰ کو اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ وہ خود کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل ہو جائیں' اسلام کو مان کر باطل سے چھٹکارا حاصل کریں۔

اللہ جل کا ارشاد ہے "آپ فرما دیجئے اے اہل کتاب آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ بجز اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو رب قرار نہ دے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پھر اگر وہ لوگ اعراض کریں تو تم لوگ کہہ دو کہ تم اس کے گواہ رہو کہ ہم تو ماننے والے ہیں" (سورۃ آل عمران)۔

اسلام یہود ونصاریٰ کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنے دین پر قائم رہیں بشرطیکہ اسلام کے ماتحت رہیں مسلمانوں کو جزیہ دیتے رہیں اور امن وامان برقرار رکھیں اسلام یہود ونصاریٰ کو اسلام لانے پر مجبور نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "دین میں جبر نہیں یقیناً ہدایت گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے" (سورۃ البقرہ)

لیکن اسلام سراپا رواداری اور انسانیت کے لیے خیر خواہی ہے اس لئے وہ یہ ضرور بتاتا ہے کہ یہود ونصاریٰ کا دین باطل ہے تاکہ جو ایمان لانا چاہتا ہے وہ ایمان لے آئے اور جو کفر چاہتا ہے وہ کفر کرلے اور اگر یہود ونصاریٰ اور مشرکین اسلام میں داخل ہونا چاہیں تو

اسلام ان کو اپنی آغوش میں لے لے گا اور یوں وہ مسلمانوں کے دینی بھائی بن سکتے ہیں کیونکہ اسلام میں کسی رنگ و نسل کی وجہ سے کوئی تعصب نہیں روا رکھا گیا اس پر خود تاریخ اسلامی شاہد ہے اور اس بارے اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے۔

"اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو" (سورۃ الحجرات)

باقی رہا اسلام کے ساتھ یہودیت یا عیسائیت کا جوڑ تو یہ بالکل ہی ناممکن اور محال ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور نہیں برابر ہو سکتا اندھا اور آنکھوں والا اور نہ تاریکی اور روشنی اور نہ چھاؤں اور دھوپ اور زندے اور مردے برابر نہیں ہو سکتے بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے سنوا دیتا ہے اور آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں" (سورۃ فاطر)

اسی طرح یہ نظریہ بھی باطل ہے کہ مسلمان بعض احکام اسلامیہ سے دستبردار ہو جائیں اور یہود و نصاریٰ کو مائل کرنے کے لیے بعض دینی احکام میں تساہل اور چشم پوشی سے کام لیں یا کفار سے دوستی رکھیں تو یہود و نصاریٰ قریب ہو سکتے ہیں سچا مسلمان ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے لوگوں سے دوستی رکھیں جو اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا کنبہ ہی کیوں نہ ہو" (سورۃ الحشر)

الغرض مسلمان اور کافر میں کوئی رشتہ نہیں مگر اس کے باوجود اسلام کسی مسلمان کو اجازت نہیں دیتا کہ وہ کفار پر ظلم کرے کیونکہ اسلام نے مسلمانوں کو کفار کے ساتھ بھی انصاف کرنے کا پابند کیا ہے۔

ہاں مسلمان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ حق کا دفاع کرے اور دین کی نصرت کرے اور باطل سے نہ صرف دشمنی رکھے بلکہ اس کی قوت توڑنے کی کوشش کرے اسلام اور کفر کے درمیان یہ امتیاز جب ہی حاصل ہو سکتا ہے کہ اسلام کے عقائد اور بنیاد کو پوری قوت سے پکڑا جائے ایمان پر ثابت قدمی اور اسلام کے احکام پر سختی کے ساتھ پابندی ہی سے مسلمان دنیا میں سعادت مند ہو کر اپنی عزت اور اپنے حقوق کا تحفظ کر سکتا ہے دین پر استقامت ہی سے حق کو مستحکم اور باطل کو باطل قرار دیا جا سکتا ہے۔

اس کے برعکس ادیان کو باہم قریب دکھانے کی جو تحریک چلائی جارہی ہے تو یہ (نہ

صرف) اسلام کے بالکل منافی ہے بلکہ مسلمانوں کو بہت بڑے فساد اور فتنہ میں ڈال دے گی اور جس کے نتائج عقیدہ اسلام میں پیوند کاری' ایمان کی کمزوری اور اللہ کے دشمنوں سے دوستی جیسے بھیانک ہوں گے حالانکہ اللہ نے اہل ایمان کو باہم دوستی کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشاد ہے "اور مومن مرد اور مومن عورتیں بعض بعض کے دوست ہیں" (سورۃ التوبہ)۔

جبکہ اللہ نے کفار کو چاہے کسی بھی گروہ سے تعلق رکھتے ہوں ایک دوسرے کا دوست بتایا ہے۔ فرمایا "اور کافر کافروں کے دوست ہیں اگر تم نے اس طرح نہ کیا تو زمین میں بہت بڑا فتنہ اور بہت بڑا فساد ہو جائے گا" (سورۃ الانفال)

مشہور مفسر امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تفسیر یوں کی ہے۔

یعنی اگر تم نے مشرکین سے علیحدگی اختیار نہ کی اور اہل ایمان سے دوستی نہ کی تو بہت بڑا فتنہ لوگوں میں برپا ہوجائے گا فتنہ سے مراد مسلمانوں کا کفار سے گھل مل جانا اور حقیقت کا مشتبہ ہوجانا ہے پس مسلمانوں اور کافروں کے درمیان اختلاط سے لمبا چوڑا فساد واقع ہو جائے گا۔

اور اللہ کا ارشاد ہے۔ "اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست مت بناؤ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں" (سورۃ المائدۃ)

اسلام اور یہودیت میں کیا جوڑ ہو سکتا ہے جبکہ اسلام اپنی پاکیزگی' روشنی ' نورانیت' شرافت وعدالت' رواداری' وسعت ظرفی' بلند اخلاقی اور جن وانس کے لیے عام ہونے میں بے مثال ہے اور یہودیت مادہ پرستی' تنگ نظری' انسانیت کے ساتھ کینہ پروری' اخلاقی انحطاط' اندھیر نگری اور لالچ وطمع کا مجموعہ ہے تو اسلام اور یہودیت میں کیا جوڑ ہو سکتا ہے؟

کیا کوئی مسلمان اس بہتان کو قبول کر سکتا ہے جو یہودی حضرت مریم صدیقہ عابدہ علیہا السلام پر لگاتے ہیں؟ کیا مسلمان یہودیوں کو برداشت کر سکتے ہیں جبکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نعوذ باللہ ولد الزنا کہتے ہیں؟ بنابریں قرآن اور شیطان کی تلمود (یہود کی مذہبی کتاب) کے درمیان کیونکر قرب وتعلق ہو سکتا ہے؟

اسی طرح مسیحیت اور نصرانیت کا بھی اسلام سے کوئی تعلق نہیں اسلام صاف ستھرا دین توحید ہے' سراپا رحمت وانصاف ہے اور مکمل شریعت ہے جبکہ عیسائیت گمراہی کا مجموعہ ہے گمراہ عیسائیت کہتی ہے کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں یا وہ خود اللہ ہیں یا تیسرے معبود ہیں کیا عقل اس بات کو تسلیم کر سکتی ہے کہ معبود رحم مادر میں پرورش پائے کیا عقل مانتی ہے کہ معبود کھائے پیے' گدھے کی سواری کرے' سوئے اور بول وبراز کرے؟ تو ایسے بے

ہو وہ مذہب کو اسلام سے کیا نسبت؟ اسلام تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت کا قائل ہے اور اس میں یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے ہیں، بنی اسرائیل کے رسول ہیں اور اللہ کے افضل ترین رسولوں میں سے ہیں۔

پس اے مسلمانو! اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ مسلمان اپنے عقیدہ میں حق وباطل کا امتیاز کرے جسے اللہ نے اچھا قرار دیا اسے اچھا سمجھے اور جسے اللہ نے ناپسندیدہ بنایا اسے مکروہ ومبغوض سمجھے، سب مسلمان باہمی مدد ونصرت کے ذریعہ ایک ہو جائیں کیونکہ مسلمانوں کے تمام دشمنوں کو ان کے باطل دین اور کافرانہ عقائد نے اسلام دشمنی پر متحد کر دیا ہے اور یہ آج سے نہیں ہمیشہ دشمنان اسلام مسلمانوں کے خلاف متحد رہے ہیں اور اس کا کوئی امکان نہیں کہ کفار مسلمانوں سے خوش ہو جائیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اور ہرگز یہود ونصاریٰ آپ سے راضی نہیں ہو سکتے الا یہ کہ آپ ان کے مذہب کے پیروکار بن جائیں"۔

اللہ تعالیٰ کا ایک اور ارشاد۔ "اور کفار تم سے ہمیشہ جنگ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تم کو تمہارے دین سے ہٹا دیں اگر ان کے بس میں ہو"۔

صیہونی حکومت کے قیام کے مقاصد

چنانچہ "فلسطین" میں ایک صیہونی ویہودی حکومت کی داغ بیل صرف اس لیے ڈالی گئی تا کہ اسلام سے مسلح جنگ کا آغاز کر کے علاقہ کو ہولناک حالات سے دو چار کر دیا جائے اور صیہونی حکومت کے قیام کے بعد یہودی استعمار نے عالم اسلام کے خلاف متعدد ایسی بنیادی اور اجتماعی سازشوں کا آغاز کیا جن کا غم مسلمانوں کو آج بھی کھائے جا رہا ہے۔

ان سازشوں میں سب سے بڑی سازش یہ تھی کہ عالم اسلام سے شرعی عدالتوں کا خاتمہ کر کے اس کی جگہ خود ساختہ قوانین اور غیر اسلامی عدالتوں کا اجراء کیا جائے چنانچہ کفار اس میں بڑی حد تک کامیاب ہو گئے لیکن اللہ کا شکر ہے کہ سعودیہ کی اسلامی حکومت اس سازش کا شکار نہ ہو سکی اور یہاں آج بھی شرعی عدالتیں قائم ہیں اور اسلامی حکومتوں میں صرف سعودی حکومت ہے جو توحید کی علمبردار ہے۔

بیشتر ممالک اسلامیہ میں شرعی واسلامی عدالتیں ختم کرنے میں کامیابی کے بعد آخر میں یہود ونصاریٰ نے علاقہ میں نئی سازشوں کا جال پھیلایا تا کہ ان کو عسکری اور فوجی مداخلت کا بہانہ ملے چنانچہ یہاں بعث اشتراکیت اور قومیت جیسے مذاہب کفریہ اور غیر مسلم احزاب کے بل سے عسکری انقلابات کا سلسلہ شروع ہوا حالانکہ ان جماعتوں اور مذاہب کا اسلام سے کوئی

دور کا واسطہ بھی نہ تھا۔

چنانچہ ان مذاہب کفریہ نے صدام جیسے لوگوں کو جنم دیا جس کے نتیجے میں شریعت مطہرہ اور علم نبوت سے مسلح جنگ چھیڑدی گئی پھر تمام وسائل بروئے کار لائے گئے اور حق کی آوازوں کو دبا دیا گیا کفار کی سازشوں نے رنگ دکھایا اور خاندان کے خاندان مغربی ممالک کی طرف کوچ کر گئے چنانچہ وہ حکومتیں جو فوجی انقلابات کا شکار ہوئی تھیں مغربی اثرات کی وجہ سے دین میں کمزور ہوتی چلی گئیں پھر ہر نئی حکومت پہلی حکومت کو تباہی وبربادی کا ذمہ دار ٹھہرا کر اس پر لعنت بھیجتی رہی والعیاذ باللہ بعض اسلامی ممالک کی حالت تو اس قدر ناگفتہ بہ ہو چکی ہے کہ اب وہاں نماز باجماعت ادا کرنا بہت بڑا جرم ہے جس پر سزا دی جاتی ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

جب یہ حالات ہوں تو نصرت الٰہیہ دینی عزت اور شرافت کا کیا تصور کیا جا سکتا ہے؟

صیہونی حکومت کے قیام اسلامی ممالک سے شرعی عدالتوں کے خاتمہ اور ان کی جگہ خود ساختہ نظام وغیرہ اسلامی قانون کے اجراء، مسلمانوں میں اسلام کے بالمقابل مذاہب اور جماعتوں کی ترویج و تشکیل اور اس کے نتیجے میں صدام حسین جیسے شخص کے منظر عام پر آجانے کے بعد بڑی طاقتوں کے لیے گویا وہ تمام اسباب مہیا ہو گئے: جن پر وہ اصل سازشوں کو انجام دے سکتے تھے چنانچہ عالمی طاقتوں نے باقاعدہ فوجی و عسکری مداخلت کا راستہ ہموار کرنے کے لیے قصداً" جعلی بحران پیدا کرنا شروع کر دیئے جبکہ وہ اقتصادیات پر پہلے ہی قابض ہو چکے تھے۔

اور اب تو بڑی طاقتوں کے یہ عزائم کھل کر سامنے آچکے ہیں کہ مملکت حرمین شریفین کو ایسی کئی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کر دیا جائے جو باہم لڑتی جھگڑتی رہیں یوں اسلام دشمنی کے عقیدہ کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

یاد رکھیں عالمی طاقتیں مملکت حرمین کی سخت ترین دشمن ہیں کیونکہ یہ مملکت اسلام کا بہت بڑا مرکز اور قلعہ ہے اس لیے امریکہ، برطانیہ اور ان کی ہمنوا حکومتوں کے مکروہ عزائم طشت از بام ہو چکے ہیں کفار کی تمام حکومتیں حرمین کی اس مملکت کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں بلکہ تمام کفریہ طاقتیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف متحد ہو چکی ہیں اسی لیے ان حکومتوں میں سے کسی پر کبھی بھروسہ نہیں کیا جا سکتا (خصوصاً" جبکہ) امریکہ وبرطانیہ کی طرف سے مملکت حرمین کو اس کی بقاء اور سلامتی سے متعلق دھمکیاں دی جارہی ہیں تو ان کی کھلی دشمنی، بدنیتی، نقصان پہنچانے کے عزائم اور مملکت حرمین کی تباہی کے منصوبے بالکل

عیاں ہو چکے ہیں۔

امریکہ کان کھول کر سن لے کہ وہ مملکت حرمین کو تنہا نہ سمجھے مشرق سے لے کر مغرب تک کے تمام مسلمان حرمین شریفین کی مملکت کے دفاع کے لیے متحد ہیں کیونکہ ارض حرمین ایمان کا آخری مرکز ہے۔

عالمی طاقتوں کے ناپاک عزائم اور ان کے اہداف یہ ہیں۔

☆ صیہونی یہودی حکومت اسرائیل کو مستحکم کرنا۔

☆ مسجد اقصیٰ کو گرا کر اس کی جگہ ہیکل سلیمانی تعمیر کر کے یہودیوں کی دیرینہ آرزو پوری کرنا۔

☆ عرب مسلم ممالک پر یہودیوں کی فوجی و عسکری برتری کو برقرار رکھنا۔

☆ خلیج کی دولت پر قبضہ جمانا تا کہ اہل خلیج کو بچا کھچا ہی مل سکے۔

☆ اسلام کی دعوت پر فیصلہ کن وار کرنا۔

☆ ہر اس چیز کی تحریک چلانا جو اسلام کے خلاف ہو جس سے اسلام کے عطاء کردہ بہترین اخلاق کو تباہ کیا جا سکے اور عرب اسلامی ممالک کو باہمی لڑائیوں میں مصروف رکھا جا سکے۔

مسلمانو! تمہیں "ترکی" سے عبرت حاصل کرنا چاہیے جب کمال اتاترک ملعون نے سیکولر حکومت قائم کی اور ترکوں پر زبردستی کفری نظام مسلط کیا' ترک حکام نے نہ صرف اسلام کو پس پشت ڈالا بلکہ انہوں نے اسلام سے ہر جگہ دوبدو جنگ کی اور اب تک وہ اسلام کے خلاف صف آراء ہیں وہ یہودیوں کے ساتھ عسکری عہد وپیمان کر چکے ہیں اس کے باوجود کفار ترک حکومت سے صرف اس شرط پر خوش ہیں کہ وہ یہودیوں کی خدمت گزار اور فرمانبردار بنی رہے' ترکی نے یہود ونصاریٰ کے لیے اپنا دین وایمان سب کچھ قربان کر دیا لیکن ترکی کو کوئی یورپی ملک اپنے ساتھ ملانے کو تیار نہیں' ترکی کا جرم کیا ہے؟ یہی کہ وہ کسی زمانہ میں اسلام کا مرکز رہا تھا۔

ترکی کے حالات سے عبرت پکڑو اور یاد رکھو تم احکام اسلام سے کتنے ہی دستبردار ہو جاؤ کفار تم سے کبھی بھی راضی نہیں ہو سکتے لہٰذا ان کو راضی رکھنے کی بجائے اپنے دین اور اپنے حق کا دفاع کرو مسلمانو! کفار کی یہ دشمنی دین پر مبنی ہے۔

اگر دشمنی کی بنیاد دین اسلام نہیں تو بتاؤ چھ سال سے عراقی عوام کا محاصرہ کیوں جاری ہے؟ بتاؤ آخر عراق کے کمزور عوام کا قصور کیا ہے سوائے اس کے کہ وہ مسلمان ہیں رہا صدام اور اس کا حکمران ٹولہ تو محاصرہ اور اقتصادی ناکہ بندی سے انہیں قطعاً" کوئی نقصان

نہیں پہنچ رہا۔

عالمی طاقتیں اس ظلم کا جواز یہ بتاتی ہیں کہ عراق نے اقوام متحدہ کی قرار داد کی مخالفت کی ہے جبکہ یہ صرف ایک قرارداد ہے مگر دوسری طرف یہودی دشمن کو دیکھیں اس نے اب تک اقوام متحدہ کی ایک نہیں ساٹھ قراردادوں کو مسترد کر رکھا ہے بلکہ اس نے آج تک ایٹمی ہتھیاروں کے خلاف قرار داد پر دستخط نہیں کئے حالانکہ یہ خطہ ایسا آتش فشاں اور فتنہ وفساد سے پر ہے کہ تباہ کن اسلحہ کو برداشت کرنے کی قطعاً" صلاحیت نہیں رکھتا۔

عراقی عوام پر جاری ظلم میں خود صدام کو بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ صدر صدام وہی کچھ کرتا ہے جو دشمنان اسلام چاہتے ہیں۔

امریکہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ ہمارے خطہ میں مداخلت بند کرے جہاں تک خلیج میں امن وامان اور اس کے تحفظ کا معاملہ ہے تو اس کی ذمہ داری خود خلیجی ممالک پر جن میں سرفہرست سعودیہ ہے عائد ہوتی ہے نہ کہ امریکہ پر۔

امریکہ اپنی طاقت پر غرور نہ کرے اللہ تعالیٰ کی سنت چلی آرہی ہے کہ جب بھی کمزور مغلوب ہوئے ہیں قوت والوں کو تباہ وبرباد کردیا جاتا ہے اور یہ تباہی رب العالمین کی طرف سے ہوتی ہے اس لیے کمزوروں کی بے سروسامانی سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے۔

امریکیوں کو افغانستان کے مسلمانوں سے سبق لینا چاہئے جنہوں نے لاٹھیوں سے جہاد شروع کیا اور اس وقت کی بڑی طاقت کو نیست ونابود کردیا یاد رکھیں ٹیکنالوجی ہی سب کچھ نہیں اصل قوت تو ایمان کی ہے۔

جزیرہ عرب میں امن وامان کے قیام کی ذمہ داری خود یہاں کی حکومتوں پر ہے بلکہ یہ ان کا فرض ہے بیرونی ملکوں کی مداخلت کی کیا ضرورت بلکہ آج یہ خطہ یعنی جزیرہ عرب جس خطرناک مشکلات اور ہولناک اضطراب سے دوچار ہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کا اصل سبب خود یہی بڑی طاقتیں ہیں ان کفریہ طاقتوں کا طریق واردات یہ ہے کہ جہاں کہیں کوئی معمولی حادثہ پیش آجائے یا درپردہ انہی کا اپنا پیدا کردہ ہو تو یہ اس کا حل کرنے کے بہانے وہاں کود پڑتی ہیں عنوان تو اس ملک کو پیش خطرات ومصائب سے نجات دلانے کا ہوتا ہے مگر درحقیقت یہ طاقتیں اس آڑ میں اس ملک کے لیے سب سے بڑا خطرہ ومصیبت بن جاتی ہیں۔ بھلا بھیڑیا بھی بھیڑوں بکریوں کا نگہبان ہو سکتا ہے؟ بھیڑیا کیسے بھیڑ بکریوں کا نگہبان ہو سکتا ہے؟

اے اللہ کے بندو! مسلمانوں اور کافروں کے درمیان دینی عداوت ہے اور امریکہ

اگرچہ بذات خود ایک عیسائی حکومت ہے لیکن اس کی باگ ڈور یہودیوں کے ہاتھ میں ہے امریکہ کا کسی معاملے میں کوئی حکم و اختیار نہیں چلتا یہودی جسے چاہتے ہیں اسے استعمال کرتے ہیں مگر مسلمان بلاد حرمین میں امریکہ کے عسکری وجود کو کسی حال میں بھی قبول نہیں کر سکتے مسلمان امریکہ یا کسی بھی کفریہ طاقت کے مسلح وجود کو جزیرہ عرب میں برداشت نہیں کر سکتے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "جزیرہ عرب میں دو دین باقی نہیں رہ سکتے"

آپ ﷺ کی آخری وصیت یہ تھی۔ "یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دو"

سو (اس وقت جب یہود و نصاریٰ نے ارض حرمین میں اور اس کے چاروں طرف اپنے فوجی اڈے بنائے ہوئے ہیں تو مسلمانوں پر) حضور اکرم ﷺ کی اس وصیت پر عمل کرتے ہوئے ان کو جزیرہ عرب سے نکالنا فرض ہو چکا ہے۔

اے مسلمانو! تم پر عذاب کے بادل منڈلا رہے ہیں تباہی و بربادی سے نجات کے لیے توبہ کرو اور اللہ کی طرف رجوع کرو کیونکہ یہ طے شدہ امر ہے کہ نافرمانی اور گناہوں ہی کی وجہ سے مصیبت و بلاء نازل ہوتی ہے اور توبہ ہی سے نجات ملتی ہے۔

اے وہ شخص جس نے شراب پی کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر تو اس توبہ کے ذریعہ پورے معاشرہ کی اصلاح میں معاون ثابت ہو گا' اے وہ شخص جس نے زنا یا لواطت کا ارتکاب کر کے اللہ کی نافرمانی کی اللہ کے سامنے توبہ کر' اے وہ شخص جس نے منشیات کے ذریعہ اللہ کی نافرمانی کی اپنے رب کے سامنے توبہ کر اس لیے کہ تو عنقریب اسی کی طرف لوٹ کر جائے گا' اے وہ شخص جس نے ترک صلوٰۃ کے ذریعہ اللہ کی نافرمانی کی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کر' اے وہ شخص جس نے کسی مسلمان کے مال یا عزت کو نقصان پہنچا کر اس پر ظلم کیا ہے اپنے رب کی طرف رجوع کر۔

اپنے اموال کو سود سے پاک کرو اس لیے کہ سود ان اسباب میں سے ہے جس سے ہلاکت اور جنگیں مسلط ہوتی ہیں یعنی دین اور خرید و فروخت کے اپنے معاملات کو ان امور سے پاک کرو جو دین اسلام و نصوص شریعت کے موافق نہ ہوں تاکہ بنکوں میں ہونے والے ہر قسم کے معاملات احکام اسلام کے سامنے سرنگوں' ان کے موافق اور ان سے مزین ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دو' دعوت الی اللہ اور دعوت الی الاسلام کو مستحکم کرو مسلمانوں کو دین سکھاؤ عالم اسلام میں دینی تعلیم کے لیے قائم مدارس اسلامیہ کا خاص اہتمام کرو۔ یہ اللہ کی طرف دعوت دینا ہر مسلمان پر فرض ہے اور ان علماء پر دعوت الی اللہ کا

اہتمام کرنا بطور خاص فرض ہے جن کے عقیدہ، علم اور استقامت و تصلب پر اعتماد کیا جاتا ہے اور جو صاحب فتویٰ ہیں لوگ اپنے ان مسائل کے حل کے لئے ان کی طرف رجوع کرتے ہیں جن میں وہ ایسے فتویٰ کے محتاج ہوتے ہیں جو کتاب و سنت کے مطابق ہو۔

اے مسلمانو! ان گروہوں سے بچو جو تفرقہ پیدا کرنے والے ہیں ان خواہشات اور گمراہیوں سے بچو جو تشتت پیدا کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب و عقاب سے بچو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"اے ایمان والو! اپنے سوا کسی کو صاحب خصوصیت مت بناؤ وہ لوگ تمہارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے، تمہاری مضرت کی تمنا رکھتے ہیں، واقعی بغض ان کے منہ سے ظاہر ہو پڑتا ہے اور جس قدر ان کے دلوں میں ہے وہ تو بہت کچھ ہے ہم علامات تمہارے سامنے ظاہر کر چکے، اگر تم عقل رکھتے ہو۔ ہاں تم تو ایسے ہو کہ ان لوگوں سے محبت رکھتے ہو اور یہ لوگ تم سے اصلاً" محبت نہیں رکھتے حالانکہ تم تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور یہ لوگ جب تم سے ملتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر اپنی انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں مارے غیظ کے۔ آپ کہہ دیجئے کہ تم مر رہے ہو اپنے غصہ میں بے شک اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں دلوں کی باتوں کو اگر تم کو کوئی اچھی حالت پیش آتی ہے تو ان کے لئے موجب رنج ہوتی ہے اور اگر تم کو کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر تم استقلال اور تقویٰ کے ساتھ رہو تو ان لوگوں کی تدبیر تم کو ذرا بھی ضرر نہ پہنچا سکے گی بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال پر احاطہ رکھتے ہیں" (سورۃ آل عمران ۱۱۸)

اللہ تعالیٰ میرے لئے اور تمہارے لئے قرآن عظیم میں برکت عطاء فرمائیں مجھے اور تمہیں قرآن کی آیات و ذکر حکیم سے نفع پہنچائیں اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت و ہدایات سے نفع پہنچائیں میں اپنے لئے اور آپ کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے تمام گناہوں سے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(بہ شکریہ ہفت روزہ "ضرب مومن" کراچی)